محمد عمر فاروق

حمود الرحمن کمیشن کے سامنے مولانا لال حسین اختر کا بیان

حمود الرحمن کمیشن رپورٹ میں مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنا دینے والوں کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ کمیشن نے سقوطِ ڈھاکہ کے بعد فوجی افسروں، سرکاری اہلکاروں، سیاستدانوں، صحافیوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے بیانات قلمبند کیے۔ اس کمیشن کی منظر عام پر آنے والی حالیہ رپورٹ کے مندرجات روزانہ اخبارات کے صفحات کی زینت بن رہے ہیں۔ لیکن تاحال پاکستان کو دو ٹکڑوں میں بانٹ دینے والے پس پردہ قادیانی ہاتھ کا مختصر یا بالتفصیل ذکر منظر عام پر نہیں آیا۔ تاریخ کا یہ اہم ورق قوم کے سامنے لانا ضروری ہے۔ جسے جان بوجھ کر پوشیدہ رکھا جا رہا ہے۔ زیر نظر سطور میں مجلس احرار اسلام کے ممتاز رہنما، عظیم مبلغ ختم نبوت اور سابق قادیانی مبلغ حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کا وہ معلومات افزا اور چشم کشا بیان حاضر ہے۔ جو انہوں نے حمود الرحمن کمیشن کے روبرو پیش کیا تھا۔ جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اہلِ اقتدار کی وقتی مصلحتیں کس طرح دشمن کو کھل کھیلنے کے مواقع مہیا کرتی ہیں۔ اور حکومتوں کی غفلت و پہلو تہی اور نام نہاد روشن خیالی ملک و قوم کو کیسے کیسے ناقابل تلافی نقصانات سے دوچار کرتی ہے۔ فی الحقیقت ماضی کے یہ روح فرسا واقعات حال کے سیکولر اور لبرل مزاج حکمرانوں کے لئے تازیانہ عبرت ہیں۔ مولانا لال حسین اختر کا تحریری بیان ملاحظہ فرمائیں:

واجب الاحترام جناب عالی مقام جسٹس حمود الرحمن صاحب صدر تحقیقاتی کمیشن برائے سقوطِ مشرقی پاکستان

جناب عالی!

سقوطِ مشرقی پاکستان صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں بلکہ دنیائے اسلام کے لئے عظیم المیہ ہے اس سلسلہ میں چند گذارشات پیش خدمت کرتا ہوں۔

(۱) صدر یحییٰ، ریٹائرڈ جنرلوں کے علاوہ صدر کے مشیر جناب ایم ایم احمد بھی سقوطِ مشرقی پاکستان کے ذمہ دار ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ جناب ایم ایم احمد ایسے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے نزدیک:-

(الف) مرزا غلام احمد کو نبی نہ ماننے والے سب لوگ کافر ہیں۔ (جناب ایم ایم احمد نے اپنے فوجی عدالت کے بیان میں اس کی تصدیق کی ہے)۔ لہٰذا ان کے نزدیک پاکستان اسلامی ملک نہیں۔

(ب) ان کے فرقہ کے خلیفہ دوم اور جناب ایم ایم احمد کے تایا جان نے فرمایا تھا۔
اگر ملک تقسیم ہو گیا تو ہم پھر سے اسے ملانے کی کوشش کریں گے۔

(ج) ان کے فرقہ نے تقسیم ملک کے وقت بونڈری کمیشن میں مسلمانوں کے مطالبہ سے علیحدہ میمورنڈم پیش کر کے بقول جسٹس محمد منیر سخت مخمصہ پیدا کر دیا۔

(د) ان امور کو جناب جسٹس محمد منیر نے تسلیم کیا ہے۔

(۲) جناب ایم ایم احمد، یحییٰ، مجیب مذاکرت میں ان کے ہمراہ رہے مشرقی پاکستان کے رہنماؤں نے ان کے چلن کے باعث ان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا۔

(۳) صدر یحیٰ کے افواج بحریہ پاکستان کے لئے منظور کردہ دس کروڑ روپے ادا نہ کر کے جناب ایم ایم احمد نے پاکستان کی بحریہ قوت کو کمزور رکھا۔
(۴) جناب ایم ایم احمد جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کی قادیاں (بھارت) کی شاخ نے بنگلہ دیش کی حمایت کی اور بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ جب کہ قادیاں میں مقیم ان کے ممبران کو خلیفہ ربوہ ہی مقرر کرتے ہیں۔ اور ان کے مصارف ادا کرتے ہیں۔

جناب والاشان!

بحریہ کے بجٹ کے متعلق شہادت کے لئے جناب مظفر وائس ایڈمرل کو طلب فرمایا جائے۔ دیگر تمام امور کے متعلق تحریری شہادت موجود ہے جو عندالطلب پیش کی جاسکتی ہے۔

دلائل متعلقہ جزو (۱)

سقوط مشرقی پاکستان یحیٰ خان اینڈ کو کی حرکات قبیح، فرض ناشناسی، ملک و ملت سے غداری کا نتیجہ ہے۔ جو لوگ یحیٰ خان کے ساتھ شریک کار تھے ان میں سب سے زیادہ یحیٰ خان کو ایم ایم احمد پر ہی اعتماد تھا اور مسٹر احمد نے ہی مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا پلان تیار کیا۔

یحیٰ خان کا سب سے زیادہ معتمد ایم ایم احمد تھا۔ جس پر محمد اسلم قریشی ایک شخص نے حملہ کیا۔

یہ حملہ آپ پر اس وقت کیا گیا جبکہ محترم جناب صدر مملکت آغا محمد یحیٰ خان صاحب ملک سے باہر دو روز کے لئے ایران تشریف لے گئے تھے۔ اور صاحبزادہ ایم ایم احمد بطور قائم مقام صدر کام کر رہے تھے۔ (ماہنامہ الفرقان ربوہ ستمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۲)

قومی اسمبلی کی بساط لپیٹ دینے کے ساتھ مشرقی پاکستان کی قسمت کا فیصلہ ذہنی طور پر کر لیا گیا تھا۔ یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے۔ کہ جناب ایم ایم احمد نے ایک مبسوط رپورٹ تیار کی جس میں اعداد و شمار سے ثابت کیا گیا کہ مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہو جانے سے مغربی پاکستان کی حیثیت قائم رہے گی اور اس میں استحکام پیدا ہوگا۔ (اردو ڈائجسٹ صفحہ ۳ فروری ۱۹۷۲ء)

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۲

ذیلی دفعہ (۱) ایم ایم احمد نے مبینہ حملہ آور محمد اسلم قریشی کے مقدمے میں فوجی عدالت کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ میرا دادا نبی تھا۔ اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ مندرجہ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک رمضان ۱۳۹۱ھ ایم ایم احمد کے والد بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰) پر لکھا ہے کہ ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکیں'' بشیر الدین محمود خلیفہ دوم۔ (انوار خلافت صفحہ ۹۰)

مسٹر ظفر اللہ نے بے باکی اور جرأت سے کہا..... "بے شک میں نے قائد اعظم کا جنازہ عمداً نہیں پڑھا۔" مولانا نے پوچھا کیوں؟ مسٹر ظفر اللہ نے جواب دیا کہ..... "میں اس کو سیاسی لیڈر سمجھتا تھا۔"

حضرت مولانا نے دریافت فرمایا کیا تم مرزا قادیانی کو پیغمبر نہ ماننے والے سارے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہو؟ حالانکہ تم اسی حکومت کے وزیر بھی ہو۔ سر ظفر اللہ نے کہا کہ..... "آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر، تم کو بھی ایسا سمجھنے کا حق ہے۔

سر ظفر اللہ خان بجواب مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد۔ (زمیندار مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۰ء بحوالہ الفلاح پشاور ۲۸ اگست ۱۹۴۹ء)

جب پاکستان کے تمام اسلامی فرقے مرزائیوں کی نظر میں مسلمان ہی نہیں تو پاکستان اسلامی حکومت بھی نہیں۔

ذیلی دفعہ (ب)

ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے اور کہتے تھے۔ کہ اگر ملک تقسیم ہو گیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت مرتبہ جسٹس محمد منیر صفحہ ۲۰۹)

قادیان جماعت احمدیہ کا مرکز ہے جس کی شاخیں ساری دنیا پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات کی وجہ سے متعدد احمدیوں کو مجبوراً قادیان چھوڑنا پڑا تھا۔ اور وہ واپس آ کر یہاں بسنے کے لئے بے قرار ہیں۔

(کارروائی قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۵۹ واں اجلاس) مندرجہ الفضل لاہور ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء)

ذیلی دفعہ (ج)

اس ضمن میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔ میرے لئے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے۔ کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوسناک امکان کے طور پر سمجھ میں آسکتی تھی شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلم لیگ کے موقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکر گڑھ کے مختلف حصوں کے لئے حقائق اور اعداد و شمار پیش کئے اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ بھیں کے درمیانی علاقہ میں غیر مسلم اکثریت ہے اور اس دعویٰ کے لئے دلیل میسر کر دی کہ نالہ اجھہ اور نالہ بھیں کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آ جائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصہ میں آ گیا ہے۔ گورداسپور کے متعلق احمدیوں نے اس وقت ہمارے لئے سخت مخمصہ پیدا کر دیا:۔

(بیان جسٹس محمد منیر، اخبار نوائے وقت لاہور ۶ جولائی ۱۹۶۴ء)

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۳

یحیٰ۔ مجیب مذاکرات ۱۹۷۱ء میں ایم ایم احمد کی حرکات کے باعث مشرقی پاکستان کے انتہائی ذمہ

دار حلقوں نے شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔ ۲۴/مارچ کو ڈھاکہ میں ایم ایم احمد کی موجودگی پر انتہائی ذمہ دار حلقوں نے شکوک کا اظہار کیا کہ انہوں نے اقتصادی امور کے سیکرٹری منصوبہ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین، صدر کے اقتصادی امور کے مشیر اور مشرقی پاکستان میں طوفان زدہ افراد کی آبادکاری کی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے ہمیشہ مشرقی پاکستان کو اقتصادی طور پر محروم کر دیا:

(بحوالہ جنگ کراچی ۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء) صفحہ ۸ کالم نمبر ۵)

مولانا شاہ احمد نورانی ایم این اے نے عوام پر زور دیا کہ وہ ملک کے اتحاد اور سالمیت کی خاطر مزید قربانیاں دینے کے لئے تیار رہیں اور ملک کو تقسیم کرنے کی تمام سازشوں کا ناکام بنادیں۔

انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے اخبارات صدر کے اقتصادی مشیر مسٹر ایم ایم احمد کی ڈھاکہ میں موجودگی پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر احمد اقتصادی ماہر ہیں سیاسی امور کے ماہر نہیں۔ اس کے باوجود وہ مذکرات میں صدر کے مشیر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں:

(روزنامہ مشرق لاہور ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء صفحہ آخر کالم نمبر ۲)

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۴

"سازش کا پانچواں حصہ" ہماری بحریہ کو جس طرح نظر انداز کیا گیا وہ بڑا ہی تکلیف دہ المیہ ہے۔ یحیٰ خان نے وائس ایڈمرل مظفر کو اختیار دیا تھا کہ وہ ہر سال دس کروڑ روپے اپنی مرضی سے خرچ کر سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس کے متعلق پلان تیار کیا گیا تھا۔ مگر آخری وقت پر ایم ایم احمد نے جواب دیدیا۔ کہ ہم یہ رقم نہیں دے سکتے:(اردو ڈائجسٹ جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۵۵)

دلائل بابت جزو نمبر ۵

جناب ایم ایم احمد جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کی قادیاں (بھارت) شاخ نے بنگلہ دیش کی حمایت کی اور بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اور بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کی حمایت کے علاوہ مالی امداد دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔ (ایڈیٹر کا مضمون روزنامہ جسارت کراچی مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۱ء)

قادیاں: بھارت میں مرزائی جماعت کو مالی امداد میں پاکستانی مرزائیوں کی طرف سے دیئے جانے کا اعتراف ایم ایم احمد نے فوجی عدالت کے بیان میں کیا ہے۔ اور نیز یہ کہ قادیاں کا نظم و نسق نظامت ربوہ ہی کے ماتحت ہے۔

دعاء صحت

مجلس احرار اسلام سیالکوٹ کے رہنما سالار عبدالعزیز صاحب طویل عرصہ سے علیل ہیں

مجلس احرار اسلام جلالپور پیروالہ کے امیر عبدالرحمن جامی نقشبندی کی اہلیہ شدید علیل ہیں۔

ہمارے دیرینہ کرم فرما اور مہربان محترم قاری عبداللطیف صاحب (مقیم مدینہ منورہ) علیل ہیں۔

قارئین سے دعاء صحت کی اپیل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطاء فرمائے (آمین)